بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیر مسلم کو اسلام کے قریب لانے کے لیے تعویذ دینا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

غیر مسلم تعویذ لینے آئے تو اسلام کے قریب کرنے کے لیے اسے تعویذ دینا کیسا؟

جواب

اسلام غیر مسلموں کو راہِ نجات کی طرف دعوت دیتا ہے اور انبیائے کرام و اولیائے عظام علیہم السلام و رحمہم اللہ تعالیٰ کی پاکیزہ سیرتوں میں یہ روشن باب موجود ہے کہ انہوں نے نرم گفتار، پاکیزہ کردار، عمدہ اخلاق اور حسنِ معاملہ کے ذریعے بے شمار غیر مسلموں کو دائرہ اسلام میں داخل فرمایا۔ لہٰذا شریعتِ مطہرہ کی بیان کردہ حدود میں رہتے ہوئے غیر مسلموں کو اسلام کی طرف مائل کرنا، ان کے دلوں میں دینِ حق کی محبت پیدا کرنا، اور حسنِ معاملہ کے ذریعے انہیں راہِ ہدایت کے قریب لانا ایک عظیم دینی مصلحت اور باعثِ اجرو ثواب عمل ہے۔

لیکن محض تعویذ دے کر ہی غیر مسلم کے اسلام کے قریب آنے کی امید پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے، بلکہ وقتاً فوقتاً موقع محل کی مناسبت سے انہیں اسلام کے قریب لانے کی عملی کوشش بھی کرنی چاہیے۔ بہر حال اگر غیر مسلم اپنے کسی جائز اور مباح مقصد کے لیے کسی مسلمان کے پاس تعویذ لینے آئے تو اسے تعویذ دینا ویسے بھی جائز ہے، اور اگر دینے والے کی نیت ہو کہ اس حسنِ معاملہ اور نرمی کے نتیجے میں غیر مسلم کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو اور وہ اسلام کے قریب آئے، تو یقیناً یہ عمل اجر و ثواب کا باعث بن جائے گا۔ البتہ غیر مسلموں کو صرف نقوش و اعداد والے تعویذات دیے جائیں، کلامِ الٰہی، اور اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک اسماء پر مشتمل تعویذات نہ دیے جائیں کہ اس میں مقدسات کی بے ادبی کا اندیشہ ہے۔

واضح رہے یہ حکم عام غیر مسلموں کے لیے ہے۔ رہے مُوذی و شریر قسم کے غیر مسلم جو اسلام دشمنی میں حد سے بڑھے ہوئے ہوں، جن کا اوڑھنا بچھونا ہی اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانا ہو، تو ایسے دشمنانِ خدا کو عام حالات میں نقوش والے تعویذ بھی نہ دیے جائیں، کیونکہ ایسے شریر لوگوں کا مصیبت میں مبتلا رہنا ہی اسلام اور اہلِ اسلام کے حق میں بہتر ہے۔

کافر کو نقوش و اعداد والے تعویذ کہ جس میں بے ادبی کا اندیشہ نہیں ہوتا، دینے کی اصل کافر پر دم کرنے کے جواز سے نکلتی ہے کہ تعویذ بھی دم وغیرہ کے قبیل سے ہے اور کافر پر دم کرنے کے جواز کے متعلق صحیح بخاری شریف میں روایت موجود ہے: ”عن أبي سعيد، أن رهطا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم انطلقوا في سفرة سافروها، حتى نزلوا بحي من أحياء العرب، فأتوهم فقالوا: يا أيها الرهط، إن سيدنا لدغ، فسعينا له بكل شيء لا ينفعه شيء، فهل عند أحد منكم شيء؟ فقال بعضهم:

نعم، واللہ إني لراق، ولكن واللہ لقد استضفناكم فلم تضيفونا، فما أنا براق لكم حتى تجعلوا لنا جعلا، فصالحوهم على قطيع من الغنم، فانطلق فجعل يتفل ويقرأ: الحمد للہ رب العالمين حتى لكأنما نشط من عقال، فانطلق يمشي ما به قلبة، قال: فأوفوهم جعلهم الذي صالحوهم عليه، فقال بعضهم: اقسموا، فقال الذي رقى: لا تفعلوا حتى نأتي رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم فنذكر له الذي كان، فننظر ما يأمرنا، فقدموا على رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم فذكروا له، فقال: «وما يدريك أنها رقية؟أصبتم، اقسموا واضربوا لي معكم بسهم“

ترجمہ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ ایک سفر پر نکلے ، یہاں تک کہ انہوں نے عرب کے ایک قبیلے کے پاس پڑاؤ کیا۔ چنانچہ قبیلے والے ان کے پاس آئے اور کہا : اے لوگو! ہمارے سردار کو کسی چیز نے ڈس لیا ہے ، ہم نے ہر تدبیر کی لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا، کیا تم میں سے کسی کے پاس اس کا کچھ علاج ہے ؟ تو ان میں سے ایک نے کہا : ہاں! اللہ کی قسم ، میں دم کرنے والا ہوں ، لیکن اللہ کی قسم! ہم نے تم سے مہمان نوازی چاہی تھی اور تم نے ہمیں مہمان نہیں بنایا، اس لیے میں دم نہیں کروں گا جب تک کہ تم ہمارے لیے کچھ معاوضہ مقرر نہ کرو، پھر انہوں نے بکریوں کے ایک ریوڑ پر صلح کرلی۔ وہ صحابی گئے اور تھوک ڈالتے اور پڑھتے : الحمد للہ رب العالمین ، یہاں تک کہ وہ ایسا تندرست ہو گیا گویا کسی بندھے ہوئے کو رسی سے کھول دیا گیا ہو۔ وہ (سردار) فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور ایسے چلنے لگا، جیسے کچھ ہوا ہی نہ تھا۔ پھر انہوں نے وہ مکمل طے شدہ اجرت (بکریوں کا ریوڑ) صحابہ کو دے دی۔ صحابہ نے کہا : آؤ اسے آپس میں تقسیم کرلیں مگر جس صحابی نے دم کیا تھا، انہوں نے کہا : ابھی تقسیم نہ کرو، جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جائیں اور پورا واقعہ نہ بیان کریں اور دیکھیں کہ آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تمہیں کس نے بتایا کہ یہ (سورۂ فاتحہ) دم ہے ؟ تم نے بالکل درست کیا۔ اب اسے آپس میں تقسیم کرلو اور اس میں میرا حصہ بھی شامل کرو۔ **(ملتقطا از صحیح البخاری، ج 7، ص 135، رقم : 5749، دار طوق النجاۃ)**

اسی حوالے سے موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے : ”لا خلاف بين الفقهاء في جواز رقية المسلم للكافر واستدلوا بحديث أبي سعيد الخدري رضي اللہ عنه الذي سبق ذكره ووجه الاستدلال أن الحي الذي نزلوا عليهم فاستضافوهم فأبوا أن يضيفوهم كانوا كفارا، ولم ينكر النبي صلى اللہ عليه وسلم ذلك عليه“ ترجمہ : مسلمان کے کافر پر دم کرنے کے جائز ہونے کے بارے میں فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ انہوں نے اس پر حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث دلیل کے طور پر پیش کی ہے جس کا ذکر گزر چکا۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ وہ قبیلہ جہاں صحابہ کرام اترے اور جنہوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کیا تھا، کافر تھا، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ **(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، ج 13، ص 34، مطبوعہ دار السلاسل، الکویت)**

عام کافر کو نقوش والے تعویذ دینے کی اجازت اور موذی اور مرتد کافر کو بلا مصلحت دینے کی ممانعت کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے : ”کفار کو اگر نقوش دیئے جائیں تو مُضمَر“ ، انہیں ”مظہر“ کی اجازت نہیں اور وہ بھی اس امر میں ہو جس سے کسی مسلمان کا نقصان نہ ہو اور ان سے معاوضہ لینے میں مضائقہ نہیں بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہے۔ جو کافر۔ ۔ ۔ مسلمان کو ایذا دیا کرتا ہو

اگرچہ رسائل کی تحریر یا مذہبی تقریر سے اس پر سے دفع بلا خواہ رفع مرض کا بھی نقش نہ دیا جائے۔" **(فتاوی رضویہ، ج26، ص608، رضا فاؤنڈیشن لاہور)**

کافر کو کس طرح کا تعویذ دیا جائے، اس کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے: **"کافر کو اگر تعویذ دیا جائے تو "مُضمَر" (یعنی پوشیدہ)** جس میں ہِندِسے (یعنی اعداد) ہوتے ہیں نہ کہ "مظہر" جس میں کلامِ الٰہی، اسمائے الٰہی کے حُروف ہوتے ہیں۔" **(فتاوی رضویہ، ج24، ص197، رضا فاؤنڈیشن لاہور)**

غیر مسلموں کو اسلام کے قریب لانا ایک دینی مصلحت ہے، چنانچہ فتاوی رضویہ میں ہے: "اس بارہ میں تحقیق یہ ہے کہ یہ امر مصلحت وقت وہ حالت ہدیہ آرندہ وہ دیہ گیرندہ پر ہے اگر تالیف قلب کی نیت ہے اور امید رکھتا ہے کہ اس سے ہدایا و تحائف لینے دینے کا معاملہ رکھنے میں اسے اسلام کی طرف رغبت ہوگی تو ضرور لے۔" **(فتاوی رضویہ، ج21، ص625، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: 08ذوالحجۃ الحرام1447ھ/25مئی2026ء